سورة المطففين

آیات ۱ - ۱۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۫ۖ﴿۲﴾
وَ اِذَا کَالُوۡہُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡہُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۴﴾
لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۙ﴿۵﴾ یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۶﴾ کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ
لَفِیۡ سِجِّیۡنٍ ؕ﴿۷﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سِجِّیۡنٌ ؕ﴿۸﴾ کِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ﴿۹﴾ وَیۡلٌ
یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ یُکَذِّبُوۡنَ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَ مَا یُکَذِّبُ بِہٖۤ
اِلَّا کُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ۙ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ؕ﴿۱۳﴾
کَلَّا بَلۡ ٜ سکتہ رَانَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ مَّا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ کَلَّاۤ اِنَّہُمۡ عَنۡ رَّبِّہِمۡ
یَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ؕ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّہُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِیۡمِ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ یُقَالُ ہٰذَا الَّذِیۡ
کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ؕ﴿۱۷﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ
لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ
الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ
الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ
وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ
وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ
عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ
وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ

سنن ابن ماجہ:جلد سوم:حدیث نمبر 899

مطالعہ حدیث

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو

اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور

جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکرانوں) کے ظلم و ستم میں مبتلا کردی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے اور

جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں اور

جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کرلیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

سورۃ المطففین

- **نام** : پہلی ہی آیت کے لفظ المطففین سے ماخوذ ہے۔جس کے معنی ہیں ناپ تول میں کمی کرنے والے
  اسی نسبت سے اس کو سورۃ التطفیف بھی کہا جاتا ہے
- **زمانۂ نزول**۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول کہ یہ مکی سورت ہے
- **موضوع** :اس کا موضوع آخرت ہے۔
  - اس سورۃ میں خوابیدہ دلوں کو جگانے،غافل قلوب کو متوجہ کرنے اور انسانی شعور کو جھنجھوڑنے کا سامان اور تذکرہ
  - لوگوں کواس عظیم انقلاب کی طرف متوجہ کرنا جو عرب سوسائٹی اور انسانی کلچر کو بدل رہا تھا۔

سورة المطففين

- **مضامین** : یہ سورت چار پیروں پر مشتمل ہے۔

1. **پہلے پیرے** میں مطففین کے خلاف اعلان جنگ کیا گیا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں اور ان کے ساتھ کس تباہی کا معاملہ کیا جائیگا
2. **دوسرے پیرے** میں فجار کو سخت سرزنش۔انکو ہلاکت اور بربادی کی دھمکی کہ وہ سخت تجاوز کرنے والے گنہگار ہیں۔ان کے اندھے پن کی علت کا ذکر
3. **تیسرے پیرے** میں تصویر کا دوسرا رخ ہے۔ نیکوکاروں اور ان پر انعامات کی تصویر کشی — مسندیں، ضیافتیں، مشروبات، چہروں پر تروتازگی .....
4. **آخری پیرے** میں ان مشکلات کو ریکارڈ کرنے کا ذکر جو اس دنیا میں فساق وفجار کے ہاتھوں اہل حق برداشت کر رہے تھے

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۙ ①

وَيۡلٌ - تباہی ہے بد دعائیہ کلمہ اللہ کا بد دعائیہ کلمہ اس کا فیصلہ

لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ - کمی کرنے والوں کے لیے مادہ : ط ف ف

- طَفَّفَ يُطَفِّفُ ، تَطْفِيْفًا معیار سے کم تولنا (II)
- مُطَفِّف -(فاعل) معیار سے کم تولنے والا
- تطفیف : عربی میں چھوٹی اور حقیر چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے
- اس لفظ اصطلاحاً ناپ تول میں چوری چھپے کمی کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کام کرنے والا ناپ کر یا تول کر چیز دیتے ہوئے کوئی بڑی مقدار نہیں اڑاتا بلکہ ہاتھ کی صفائی دکھا کر ہر خریدار کے حصے سے تھوڑا تھوڑا اڑاتا رہتا ہے (ڈنڈی مارنا)

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۙ‏ ①

- جو شخص تھوڑی مقدار میں بددیانتی کرتا ہے اسے اگر موقع ملے تو بڑی مقدار میں بددیانتی کرنے پر اور زیادہ دلیر ہوگا۔
- ان کا یہ طرز عمل گواہی دے رہا ہے کہ انہیں آخرت میں جوابدہی کا یقین نہیں ہے۔ اللہ نے یہاں ان لوگوں کی ہلاکت و بربادی کی خبر دی ہے
- معاشرے میں انسانوں کے حقوق کی اسلام نے ضمانت دی ہے چاہے یہ حق بظاہر کتنا ہی چھوٹا دکھائی دے۔ اس کے بغیر عدلِ اجتماعی قائم نہیں ہو سکتا
- یہی وجہ ہے کہ اس بظاہر چھوٹے سے عمل پر اتنی شدید گرفت اور وعید کا ذکر
- اسلامی نظامِ حیات کے مقاصد کو سمجھے بغیر اس کے مختلف اجزاء کی صحیح صحیح حیثیت متعین نہیں کی جا سکتی - قرآن کا یہ مقام (تطفیف) اسکی عمدہ مثال

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَۙ ①

- طططفیف کااطلاق صرف ماپ تول پہ نہیں بلکہ زندگی کے تمام امور پہ
- جیسا امام مالکؒ نے فرمایا **لِكُلِّ شَيْءٍ وَفَاءٌ وَتَطْفِيفٌ** ۔ ہر چیز میں وفااور طططفیف ہے
- لین دین میں کمی بیشی اور طططفیف واضح ہے
- میدانِ **عمل** میں جہاں کہیں کسی کا حق چاہے وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو، پورا نہ کیا جارہا ہو طططفیف کے زمرے میں
- ملازمتوں کے سلسلے میں جہاں پوری اجرت لی جارہی ہو لیکن ان مقررہ اوقات کو پورا نہ کرنا، ان اوقات میں دوسرے امور سرانجام دینا (بغیر اجازت کے) .... علی ہٰذاالقیاس طططفیف کے زمرے میں

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ ②

الَّذِيْنَ - وہ لوگ

اِذَا - جب

مادہ : ك ي ل

اكْتَالُوْا - ماپ کرلیں

كَالَ يَكِيْلُ پیمانے سے دینا

○ اِكْتَالَ ناپ کرلینا (VIII)

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

عَلَى النَّاسِ - لوگوں پر (سے)

يَسْتَوْفُوْنَ - (تو) پورا لیتے ہیں (و ف ی) اِسْتَوْفَى (X) پورا پورا لینا

○ یہاں پہ لفظ وفی (استوفی) طفیف کے متضاد کے طور پہ آیا ہے

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۙ﴿۲﴾

وہ لوگ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں

Those who, when they have to receive by measure from men, exact full measure

محمد اقبال

وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۗ ۳

وَ اِذَا - اور جب

كَالُوْهُمْ - وہ ناپ کر دیتے ہیں ان کو

- كَالَ يَكِيْلُ ناپنا، تولنا (پیمانے سے دینا)

اَوْ - یا

وَّزَنُوْهُمْ - تول کر دیں ان کو

يُخْسِرُوْنَ - تو کمی کرتے ہیں

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۗ ٣

اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھٹا کر دیتے ہیں

But when they have to give by measure or weight to men, give less than due.

محمد اقبال

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣

- مطففین کی دو صفات بتائی گئیں ہیں

1. جب یہ دوسرے لوگوں سے کوئی چیز ناپ یا تول کر لیتے ہیں تو پوری پوری لیتے ہیں، اس میں کوئی کمی نہیں ہونے دیتے۔
2. لیکن جب دوسروں کو دیتے ہیں تو ہاتھ کی صفائی دکھا جاتے ہیں اور کم کرکے دیتے ہیں۔ لیکن خریدار کو پتہ نہیں چلنے دیتے

- اس لحاظ سے یہ لوگ بے ایمانی، بددیانتی، دھوکہ دہی اور کمینے پن کے مرتکب
- یہ لوگوں کے حقوق پہ ڈاکہ ہے اور اس وجہ سے اسلام میں اسکی سخت مذمت
- مکی معاشرے میں دعوت اسلامی کے نہایت ہی ابتدائی ایام میں اس مسئلے کی طرف توجہ - دین اسلام کے مزاج کا پتہ دیتا ہے یہ دین ایک مکمل نظام زندگی اور اس نظام کی اٹھان گہرے اخلاقی اصولوں پر ہے

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

- ماپ تول کے بارے میں قرآن میں بہت سخت اور دو ٹوک احکامات
- اسی جرم کی بناپر شعیب علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تھا
- وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ 6/152
- اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو
- فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ۔ 7/85
- سو تم ماپ اور تول پورے کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو
- وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ 11/85 اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔
- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجِحُوا جب تم وزن کیا کرو تو زیادہ (جھکا ہوا وزن کیا) کرو ابن ماجہ

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۙ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۙ ﴿٥﴾

أَلَا - کیا نہیں

يَظُنُّ - خیال کرتے

أُولَٰٓئِكَ - یہ لوگ

أَنَّهُم - کہ وہ

مَّبْعُوثُونَ - اٹھائے جانے والے ہیں

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ - ایک عظیم دن کے لیے

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ ۴ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۙ ۵

کیا وہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے

ایک بڑے (سخت) دن

Do they not think that they will be called to account? unto a mighty day

محمد اقبال

يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ۶

يَّوۡمَ - جس دن

يَقُوۡمُ - کھڑے ہوں گے

النَّاسُ - لوگ

لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ - تمام جہانوں کے رب کے سامنے

اُس دن جبکہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے

A Day when (all) mankind will stand before the Lord of the Worlds?

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ﴿۵﴾ .....

- ناپ تول میں کمی کرنے والے دراصل اس بڑے دن یعنی قیامت پر ایمان نہیں رکھتے جس دن انہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا
- لیکن یہاں یہی بتایا جارہا ہے کہ تمہارے اعمال لکھے جارہے ہیں، موت تمہارا خاتمہ نہیں کرے گی بلکہ مہلت عمل کو ختم کردے گی پھر تمہیں جوابدہی کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے جب تمام انسانوں اور جنوں کا حساب اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بیک وقت لیا جائے گا
- وہاں سب حاکم و محکوم، امیر اور غریب اور گورے اور کالے سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔سب کو اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی کے لیے حاضر ہونا پڑے گا۔ہر ایک سے ان کے اعمال کی پرسش ہوگی اور پھر اسی کے مطابق وہ جزاء وسزا پائیں

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِىْ سِجِّيْنٍ ۭ ﴿٧﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۭ ﴿٨﴾

كَلَّآ - ہرگز نہیں

اِنَّ كِتٰبَ - بیشک اعمال نامہ

الْفُجَّارِ - نافرمانوں کا

لَفِىْ سِجِّيْنٍ- یقینا سجین میں ہے

○ سِجِّيْنٍ سجن سے مشتق- جس کے معنی تنگ جگہ میں قید کرنا

وَمَآ اَدْرٰىكَ - اور تمہیں کیا معلوم ہے

مَا سِجِّيْنٌ - کیا ہے سجین

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۭ ﴿٧﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سِجِّيْنٌ ۭ ﴿٨﴾

ہر گز نہیں، یقیناً بدکاروں کا نامہ اعمال قید خانے کے دفتر میں ہے
اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ قید خانے کا دفتر کیا ہے؟

Nay! Surely the record of the wicked is (preserved) in Sijjin.

And what will make you know what the Sijjin is?

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ ﴿٧﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ؕ ﴿٨﴾

- کتاب سے یہاں اعمال نامہ مراد لیا گیا ہے
- کافرو فاجر لوگوں کے اعمال نامے "سِجّین" میں
- بعض احادیث سے پتا چلتا ہے کہ "سِجّین" ایک مقام ہے جہاں اہل دوزخ کی روحیں محبوس ہوں گی گویا برے لوگوں کی ارواح کو وہاں کسی جیل نما جگہ میں بند کر دیا جائے گا
- تمہیں کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ مقصد یہ تاثر دینا ہے کہ یہ معاملہ تمہارے حد ادراک سے آگے اور دور ہے اور بہت عظیم ہے اور تمہارے دائرہ ادراک سے بڑا ہے۔
- یہ اسلوب بیان سجین کی ہیبت اور اس کے ہول کو ظاہر کرنے کے لیے اختیار فرمایا گیا ہے کہ تم اسے کوئی معمولی چیز نہ سمجھو۔

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿١٠﴾

كِتٰبٌ - ایک دفتر (کتاب) ہے

بمعنی کتاب جامع، رجسٹر، دیوان)

مَّرْقُوْمٌ - : لکھا ہوا رَقَمَ یَرْقُمُ ، رَقْمًا لکھنا

○ اردو میں : رقم (کرنا) ، راقم، مرقوم

وَيْلٌ - تباہی ہے

يَّوْمَىِٕذٍ - اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ - جھٹلانے والوں کیلئے

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ ﴿١٠﴾

ایک کتاب ہے لکھی ہوئی

تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے

It is a Register (fully) inscribed.
Woe, that Day, to those that deny

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰

- وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے جس میں تمام مجرمین کا سارا ریکارڈ بشکل تحریر محفوظ کیا جاتا ہے۔
- قیامت کو ایک وہم سمجھنے والے یہ مت بھولیں کہ ان کے اعمال کا سارا ریکارڈ ایسی جگہ پر رکھا گیا ہے جو خود یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ ان کا انجام کیا ہوگا
- دوسری یہ بات کہ اسے تحریری شکل میں رکھا گیا ہے جس میں کسی غلطی اور کمی بیشی کا کوئی احتمال نہیں۔ اور قیامت کے دن ہر ایک شخص کے ہاتھ میں اس کا نامہ عمل دے دیا جائے گا جسے دیکھ کر وہ خود اندازہ کرے گا کہ میرے جرائم کی فہرست فرضی نہیں بلکہ حقائق و شواہد پر مبنی ہے۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾

الَّذِيْنَ - جو لوگ

يُكَذِّبُوْنَ - جھٹلاتے ہیں

بِيَوْمِ الدِّيْنِ - روز جزاوسزا کو

وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ - اور نہیں جھٹلاتا

اِلَّا - مگر

كُلُّ مُعْتَدٍ - ہر حد سے بڑھ جانیوالا

اَثِيْمٍ - گنہگار

اِعْتَدَى يَعْتَدِي ، اِعْتَدَاءً

حد سے آگے بڑھنا، تجاوز کرنا

اثیم وہ گنہگار جو خواہشات نفس میں منہمک اور مشغول ہو

الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِؕ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا
كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍۙ ﴿۱۲﴾

جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں - اور اُسے نہیں جھٹلاتا مگر ہر
وہ شخص جو حد سے گزر جانے والا گنہگار ہے

Those that deny the Day of Judgment.
And none can deny it but the Transgressor beyond bounds the Sinner!

اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳﴾

اِذَا - جب

تُتۡلٰی - تلاوت کی جاتی ہیں

تَلَا یَتۡلُو ، تِلَاوَةً پیچھے چلنا، تلاوت کرنا

عَلَیۡهِ - ان پر

اٰیٰتُنَا - ہماری آیات

قَالَ - (تو) وہ کہتا ہے

اَسَاطِیۡرُ - کہانیاں ہیں

الۡاَوَّلِیۡنَ - پہلے لوگوں کی

سطر سیدھی لکیر، قطار (حروف کی قطار)
اسی سے سطر لکھنے کے معنی میں بھی
اساطیر: لکھی ہوئی تفصیل - مراد کہانیاں

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ﴿۱۳﴾

اُسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو
اگلے وقتوں کی کہانیاں ہیں

**When Our Signs are rehearsed to him, he says,
"Tales of the ancients!"**

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

كَلَّا بَلْ - ہرگز نہیں بلکہ

رَانَ - زنگ آگیا ہے

- رَانَ کا لفظ رین سے مشتق ہے جس کے معنی زنگ اور میل کچیل

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - ان کے دلوں پر

مَّا كَانُوْا - جو تھے

يَكْسِبُوْنَ - وہ کماتے

كَلَّا بَلْ ۜ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾

ہرگز نہیں، بلکہ دراصل اِن لوگوں کے دلوں پر اِن کے بُرے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے

Nay, but that which they have earned is rust upon their hearts.

محمد اقبال

كَلَّا بَلْ ۜ سکتہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾

- ان کے انکارِ قیامت کی وجہ یہ نہیں کہ ان کے پاس انکار کی کوئی عقلی یا نقلی دلیل موجود ہے بلکہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ حدود کی پامالی، حق شکنی اور حق تلفی پر مبنی جن اعمال کے عادی ہو چکے ہیں اور انھیں چھوڑنے کا تصور بھی ان کے نزدیک تکلیف دہ ہے ان کے ان اعمال کا زنگ اور میل ان کے دلوں پر چڑھ گیا ہے
- اس کا نتیجہ یہ کہ اب حق کی کوئی بات ان کے دلوں کے اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ زنگ ایسا شدید ہے کہ یہ دلوں کے نور کو بجھاتا اور ان کی صلاحیت کو سلب کرلیتا ہے۔ اور انسان برے بھلے کی تمیز سے محروم ہو جاتا ہے

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَتَابَ ، صُقِلَ قَلْبُهُ ، فَإِنْ عَادَ زِيدَ . فِيهَا ، حَتَّى تَعْلُوَ عَلَى قَلْبِهِ ، وَهُوَ الرَّانُّ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ : كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر اس نے توبہ کر لی اور اس پر نادم ہو کر اپنے عمل کو درست کر لیا تو یہ سیاہ نقطہ مٹ جاتا ہے اور دل اپنی اصلی حالت پر منور ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس نے توبہ نہ کی بلکہ اپنے گناہوں پر زیادتی کرتا چلا گیا تو یہ سیاہی اس کے سارے قلب پر چھا جاتی ہے۔ اسی کا نام رین ہے جو قرآن کریم کی اس آیت میں مذکور ہے

كَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَؕ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِؕ ﴿۱۶﴾

كَلَّآ اِنَّهُمۡ - ہر گز نہیں بیشک وہ

عَنۡ رَّبِّهِمۡ - اپنے رب سے

يَوۡمَئِذٍ - اس دن

لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ - یقینا روکے ہوئے ہوں گے

ثُمَّ اِنَّهُمۡ - پھر بیشک وہ

لَصَالُوا - داخل ہونیوالے

الۡجَحِيۡمِ - جہنم

حَجَبَ يَحۡجُبُ ، حَجۡبًا وحِجابًا

کسی چیز تک پہنچنے سے روکنا

محجوب اوٹ میں رکھا جانے والا

كَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَؕ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ
اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِؕ ﴿۱۶﴾

ہرگز نہیں، بالیقین اُس روز یہ اپنے رب کی دید سے محروم
رکھے جائیں گے- پھر بے شک وہ دوزخ میں گرنے والے ہیں

Nay, but surely on that day they will be covered from (the mercy of) their Lord.
Then lo! they will enter the Fire of Hell.

محمد اقبال

كَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَؕ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِؕ ﴿۱۶﴾

- تکذیب حق کا نتیجہ محرومی ہی محرومی
- دنیا میں فسق وفجور اور گناہوں نے ان کے دلوں کو ڈھانپ لیا تھا
- انکے دل رب تعالیٰ کے احساس سے دور ہوگئے تھے اور گناہوں نے ان کی زندگی کو بے نور اور تاریک کر دیا تھا۔ وہ زندگی میں ایسی روش رکھتے تھے جیسے اندھے ہوں
- اب آخرت میں ان کا انجام بھی طبعی ہے اور ان کے حسب حال ہے۔ آخرت میں وہ دیدار رب کی عظیم نعمت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ایک عظیم محرومی ہوگی
- اللہ تعالیٰ سے حجاب ان کے لئے عذاب قیامت سے بھی بڑا عذاب ہوگا۔ تمام محرومیوں سے یہ بڑی محرومی ہوگی اور یہ کسی انسان کی انسانیت کا بدترین انجام ہوگا کہ اسکی انسانیت رب کریم کے ساتھ جا ملنے اور اس تک پہنچ جانے سے محروم رہے
- وہ انسانی خصائص سے محروم ہو کر اس حد تک گر جاتا ہے کہ لائقِ جہنم بن جاتا ہے

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ - پھر

يُقَالُ - ان سے کہا جائے گا

هٰذَا - یہ ہے

الَّذِىْ - وہ (جس کو)

كُنْتُمْ - تم تھے

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ - جھٹلایا کرتے

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ﴿۱۷﴾

پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے۔

And it will be said (unto them) : This is that which ye used to deny.

محمد اقبال

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

- پچھلی آیت میں جھٹلانے والوں کا جہنم میں ڈالے جانے کا ذکر
- قیامت اور عذاب برحق ہونے پر انہیں حق الیقین حاصل ہو جائے گا تو اس وقت ان سے ازراہ تمسخر کہا جائے گا: یہ ہے وہ حقیقت جس کی تم دنیا میں تکذیب کرتے رہے
- اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اپنے بے پایاں کرم سے اس قدر پیشگی اور اتنی وضاحت کے ساتھ اس سے خبردار کر دیا ہے تاکہ جس نے بچنا ہو بچ جائے، قبل اس سے کہ فرصت حیات اس کے ہاتھ سے نکل جائے